شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ
اسلاف ؤ بریلوی اکابر کی نظر
میں

مرتب

مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب مدظلہ العالی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

مدرس دارالعلوم مدنیہ وٌ دارالعلوم رحمانیہ

ناشر

جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اکابر و اسلاف اور بریلوی اکابر کی نظر میں

از: مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اسلامی تاریخ میں ایک عظیم ہستی گزری ہیں، بلکہ حضرت کی ذات آیۃ من آیات اللہ تھی ۔جس فن کی طرف نظر کی علما فرماتے ہیں گویا اسی فن میں ساری زندگی کھپا دی ۔شیخ الاسلام صاحب کے بدترین مخالفین بھی ان کے علم تقوی وطہارت کے انکار کی جرات نہیں کر پائے ۔بادشاہوں کی طرف سے مختلف ادوار میں جیل وقید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد بھی عوام کی عقیدت کا یہ حال تھا کہ علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنازے میں لاکھوں لوگوں نے شرکت کی نماز جنازہ ظہر میں پڑھائی جانی تھی لیکن عوام کے ہجوم کی وجہ سے بمشکل نماز عصر میں جنازے کی چارپائی جنازہ گاہ پہنچی ،اور اس دن مارکیٹیں بند ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں نے روزہ رکھا کھانے پینے کی چیزیں میسر نہ ہونے کی وجہ سے،لوگ اپنے کپڑے اور ٹوپیاں بار بار جنازے کی چارپائی سے مس کرتے تبرک حاصل کرنے کیلئے ۔

شیخ ابوغدہ ''العلما العذاب'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس دین کیلئے شادی نہیں کی تو کوئی اولاد نہ ہوئی جو ان کیلئے دعا کرتی تو اللہ نے پوری امت کو آپ کی روحانی اولاد بنا دیا، جو آپ کیلئے دعائیں مانگتی ہیں ۔دوران درس جب بھی حضرت شیخ الاسلام صاحب کا تذکرہ آیا بندے نے نم آنکھوں سے ان کا خوب تعارف کروایا اور آخر میں ایک جملہ کہتا ہوں کہ:

"یارو! تم مجھے بتاؤ جس شخص کے شاگرد ذہبی، ابن کثیر، مزی، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسے لوگ ہوں کیا وہ گمراہ و بے دین ہو کر اس دنیا سے گیا ہوگا؟"
اہلِ بدعت کی کتب و بیانات میں دیکھا کہ ایسی عبقری شخصیت پر سخت طعن و تشنیع کرتے ہیں یہ ظالم اپنی عادت کے مطابق ان کو بھی وہابی اور گستاخ رسول ﷺ کہتے ہیں لہذا مناسب سمجھا کہ بدعت کے گندے حوض کے ان مینڈکوں کے سامنے اسلاف و اکابر کی رائے اس شخص کے متعلق مختصرا پیش کر دی جائے سوملاحظہ ہو۔

(ضروری وضاحت نمبر ۱)

امام ذہبی، ابن ملیکانی، امام سیوطی وغیرہم نے امام ابن تیمیہ کو "مجتہد" تسلیم کیا ہے اور مجتہد اگر غلطی کرلے تو بھی ایک اجر کا مستحق ہے۔ لہذا امام ابن تیمیہ کی بعض آراء مثلاً توسل بالذوات الفاضلہ، شدّ الرحال، طلاق ثلاثہ، استوا علی العرش سے ہم اتفاق نہیں رکھتے اور ایسے تفردات میں جمہور امت کے ساتھ ہیں، لیکن اس کے باوجود اسلاف کی پیروی میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مکمل ادب واحترام کرتے ہیں انہیں اکابر اہل السنۃ میں سے مانتے ہیں۔
ہم اس باب میں ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو مبنی بر انصاف تسلیم کرتے ہیں کہ امام ابن تیمیہ ایک بشر تھے ان سے خطا ممکن تھی اور خطا سے زیادہ صواب تھا لہذا صحیح باتوں سے استفادہ کیا جائے اس حوالے سے ان کیلئے دعا کی جائے اور غلطیوں میں ان کی تقلید نہ کی جائے۔

(ضروری وضاحت نمبر ۲)

بعض حضرات آمدہ حوالہ جات کے متعلق یہ تاویل کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد کا علم نہ تھا یہ تاویل بوگس ہے۔ الزامی جواب تو یہ ہے کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جب ہم کہتے ہیں کہ علامہ شامی یا بعض اکابر دیوبند نے ناواقفی کی بنیاد پر ایسے الزامات شیخ پر لگائے تو آپ ناراض ہوتے ہیں کہ ان کو تحقیق نہ تھی؟ تو یہاں بھی کیا ان کو تحقیق نہ تھی؟
تحقیقی جواب یہ ہے کہ امام ابن کثیر، امام ذہبی، امام مزی، امام ابن الھادی امام ابن تیمیہ کے بلا واسطہ اور امام ابن رجب بالواسطہ شاگرد ہیں اس کے باوجود ان کی تعریف میں رطب

اللسان ہیں یہ کیسے باور کیا جاسکتا ہے کہ ان کو امام صاحب کے عقائد کا علم نہ تھا بلکہ امام مزی تو امام ابن تیمیہ کے ساتھ جیل میں بھی رہے ہیں۔

امام سبکی کو امام ابن تیمیہ کے عقائد کا مکمل علم تھا ان کے متعلق کتاب بھی لکھی اس کے علاوہ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان مسائل کا علم تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے شاندار الفاظ میں امام ابن تیمیہ کی توثیق بیان کی۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ امام ابن حجر ہیتمی نے جب امام ابن تیمیہ کے بعض نظریات پر سخت رد کیا تو ملا علی قاری اس پر سخت ناراض ہوئے اور سختی کے ساتھ امام ابن حجر ہیتمی کی باتوں کو رد کیا اور امام ابن تیمیہ کا مکمل دفاع کیا۔

نیز امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''الدرر الکامنۃ'' اور اور ابن المعلم نے ''النجم المہتدی'' میں لکھا ہے کہ آخر وقت میں امام ابن تیمیہ نے ان عقائد سے توبہ کرلی تھی تو بالفرض ایسے کوئی عقائد بھی تھے تو اس سے توبہ کرلی اس کے باوجود ان عقائد کو ان کی طرف منسوب کرنا اور اس بنیاد پر انہیں اہل سنت سے خارج قرار دینا کہاں کا انصاف ہے؟

کچھ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو اہل سنت سے خارج قرار دیا تو آپ ہی کے اصول پر انصاف سے بتائیں کہ اسلاف کے مقابل میں چودہویں صدی کے ایک عالم کے قول کا کیا اعتبار؟ نیز غازی پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اس قول کی نسبت قلت فہم ہے حضرت غازی پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کتاب الزاما لکھی اور غیر مقلدین پر الزام قائم کیا ہے کہ اگر ان نظریات کی وجہ سے ہم اہل سنت سے خارج ہیں تو کیا امام ابن تیمیہ بھی اہل سنت سے خارج ہیں؟ فی الوقت مختصر پر اثر گفتگو کی ہے یار زندہ صحبت باقی۔

مفسّر محدّث امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی تفصیل کے ساتھ اپنے استاد کا ذکر کیا ہے حاسدین کے ساتھ ان کے کامیاب مناظروں، ان کی علمی زندگی، جہد، حق کی خاطر مشقتوں کو برداشت کرنے کی مکمل تفصیل کو اپنی کتاب میں جگہ دی۔ حضرت امام ان کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

وُفِّيَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ الْفَقِيهُ الْحَافِظُ الْقُدْوَةُ. شَيْخُ الْإِسْلَامِ تَقِيُّ الدِّينِ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ شَيْخِنَا الْإِمَامِ الْعَلَّامَةِ الْمُفْتِي شِهَابِ الدِّينِ أَبِي الْمَحَاسِنِ عَبْدِ الْحَلِيمِ بْنِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ مَجْدِ الدِّينِ أَبِي الْبَرَكَاتِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ. ابْنِ تَيْمِيَّةَ الْحَرَّانِيُّ ثُمَّ الدِّمَشْقِيُّ، بِقَلْعَةِ دِمَشْقَ بِالْقَاعَةِ

(البدایہ، ج ۱۸، ص ۲۹۶)

حضرت ابن کثیر نے جس انداز سے ان کے جنازے کا ذکر کیا ہے اس سے اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ عوام و خواص میں امام ابن تیمیہ کی کس قدر عقیدت تھی پورا شہر ان کے جنازے میں امڈ آیا تھا۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اہل علم میں سے میرے علم میں کوئی ایسا نہیں جو ان کے جنازے میں شریک نہ ہوا ہو۔

جامع اموی میں سجدہ کرنے کیلئے لوگوں کو جگہ نہیں مل رہی تھی۔ عورتیں گھروں کی چھتوں پر کھڑی ہو کر یہ مناظر دیکھ رہی تھیں اور رو رو کر ان کی مغفرت کی دعائیں مانگ رہی تھیں۔

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر و گلے میں باندھے ہوئے کپڑے پانچ سو، ڈیڑھ سو درا ہم میں لوگوں نے خریدے، دن رات لوگ ان کی قبر مبارک پر زیارت کیلئے آتے، ختمات قرآن کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ کئی لوگوں نے خواب میں ان کو اچھی حالت میں دیکھا۔

جنازے میں ایک زوردار طریقے سے چیخنے والا یوں چیخ کر بولا

هَكَذَا تَكُونُ جَنَائِزُ أَئِمَّةِ السُّنَّةِ

''اہل السنۃ کے اماموں کے جنازے ایسی ہی شان والے ہوتے ہیں''

یہ آواز سن کے بے اختیار لوگ داڑھیں مار مار کر رونے لگے۔ (ملخصا تاریخ ابن کثیر)

حضرت امام ان کے کے وسعت علم کو ان شاندار الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

وَكَانَ ذَكِيًّا كَثِيرَ الْمَحْفُوظِ، فَصَارَ إِمَامًا فِي التَّفْسِيرِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ، عَارِفًا بِالْفِقْهِ وَاخْتِلَافِ الْعُلَمَاءِ، وَالْأَصْلَيْنِ وَالنَّحْوِ وَاللُّغَةِ، وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَ الْعُلُومِ

النَّقْلِيَّةِ وَالْعَقْلِيَّةِ، وَمَا تَكَلَّمَ مَعَهُ فَاضِلٌ فِي فَنٍّ مِنَ الْفُنُونِ الْعِلْمِيَّةِ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ الْفَنَّ فَنُّهُ، وَرَآهُ عَارِفًا بِهِ مُتْقِنًا لَهُ، وَأَمَّا الْحَدِيثُ فَكَانَ حَافِظًا لَهُ مَتْنًا وَإِسْنَادًا، مُمَيِّزًا بَيْنَ صَحِيحِهِ وَسَقِيمِهِ، عَارِفًا بِرِجَالِهِ مُتَضَلِّعًا مِنْ ذَلِكَ

(البدایہ والنہایہ، ج ۱۸، ص ۲۹۸)

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ علامہ ابن زملکانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام ابن تیمیہ میں اجتہاد کی تمام شرائط موجود تھیں۔ محض تیس سال کی عمر میں ابن زملکانی جیسا شخص انہیں اس زمانے کا عجوبہ اور حجۃ اللہ فی الارض کہتے اور ان کے اوصاف کے بیان سے خود کو عاجز تصور کرتے۔

مؤرّخ، مفسّر، حجّۃ اللہ فی الارض علّامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

آپ اپنے استاد کا نام ان القابات کیساتھ لکھتے ہیں:

ابن تيمية الشيخ الإمام العلامة الحافظ الناقد الفقيه المجتهد المفسر البارع شيخ الإسلام علم الزهاد نادرة العصر, تقي الدين أبو العباس أحمد ابن المفتي شهاب الدين عبد الحليم ابن الإمام المجتهد شيخ الإسلام مجد الدين عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم الحراني أحد الأعلام

(طبقات الحفاظ، ج ۴، ص ۱۹۲)

الشَّيْخُ الإِمَامُ العَلاَّمَةُ المُفْتِي المُفَسِّرُ الخَطِيْبُ البَارِعُ عالم حران وخطيبا وَوَاعِظُهَا، فَخْرُ الدِّيْنِ أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بنُ أَبِي القَاسِمِ الخَضِرِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ الخَضِرِ بنِ عَلِيِّ بنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ تَيْمِيَةَ الحَرَّانِيُّ

(سیر الاعلام النبلا، ج ۱۶، ص ۲۱۸)

امام ابن رجب حنبلی امام ذہبی کے اقوال کو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں یوں لکھتے ہیں:

وقال الذهبي في معجمه المختصر: كان إماماً متبحراً في علوم الديانة، صحيح الذهن، سريع الإدراك، سيال الفهم، كثير المحاسن، موصوفاً

بفرط الشجاعة والكرم، فارغاً عن شهوات المأكل والملبس والجماع، لا لذة له فى غير نشر العلم وتدوينه والعمل بمقتضاه

(طبقات الحنابلہ، ج۱، ۳۳۹)

وقال الذهبى فى معجم شيوخه « : شيخنا، وشيخ الإسلام، وفريد العصر، علما، ومعرفة، وشجاعة، وذكاء، وتنويرا إلهيا، وكرما، ونصحا للأمة، وأمرا بالمعروف، ونهيا عن المنكر.

سمع الحديث، وأكثر بنفسه من طلبه، وكتب، وخرّج، ونظر فى الرجال والطبقات، وحصّل ما لم يحصّله غيره، وبرع فى تفسير القرآن، وغاص فى دقيق معانيه بطبع سيال، وخاطر وقّاد إلى مواضع الإشكال ميّال، واستنبط منه أشياء لم يسبق إليها، وبرع فى الحديث وحفظه، فقلّ من يحفظ ما يحفظ من الحديث معزوّا إلى أصوله وصحابته، مع شدة استحضار له وقت إقامة الدّليل. وفاق النّاس فى معرفة الفقه، واختلاف المذاهب، وفتاوى الصّحابة والتابعين، بحيث إنه إذا أفتى لم يلتزم بمذهب، بل بما يقوم دليله عنده. وأتقن العربية أصولا وفروعا، وتعليلا واختلافا. ونظر فى العقليات، وعرف أقوال المتكلمين، وردّ عليهم، ونبّه على خطئهم وحذّر، ونصر السّنّة بأوضح حجج وأبهر براهين، وأوذى فى ذات الله من المخالفين، وأخيف فى نصر السّنّة المحضة، حتّى أعلى الله مناره، وجمع قلوب أهل التّقوى على محبته والدعاء له. وكبت أعداءه، وهدى به رجالا كثيرة من أهل الملل والنّحل، وجبل قلوب الملوك والأمراء على الانقياد له غالبا، وعلى طاعته. وأحيا به الشام، بل والإسلام، بعد أن كاد ينثلم خصوصا فى كائنة التتار، وهو أكبر من أن ينبّه على سيرته مثلى، فلو حلّفت بين الرّكن والمقام لحلفت أنى ما رأيت بعينى مثله، وأنه ما رأى مثل

نفسه. انتهى كلام الذهبي.

(طبقات الحنابلہ، ج ۱، ص ۳۳۹، شذرات الذهب في أخبار من ذهب، لعبد الحي بن أحمد بن محمد ابن العماد العَكري الحنبلي، أبو الفلاح (المتوفى: 1089ھ، ج ۸، ص ۱۴۴)

امام ذہبی امام ابن تیمیہ کو اپنے وقت کا مجتہد مانتے ہوئے لکھتے ہیں:

شيخنا ابن تيمية، وهو من أهل الاجتهاد لاجتماع الشرائط فيه

(تاریخ الاسلام للاذہبی، ج ۲۳، ۲۰۱)

ابن رجب حنبلی امام ذہبی کے حوالے سے ان کے متعلق لکھتے ہیں:

ولقد كان عجيباً في معرفة علم الحديث. فأما حفظه متون الصحاح وغالب متون السنن والمسند: فما رأيت من يُدانيه في ذلك أصلاً قال: وأما التفسير فمسلم إليه. وله من استحضار الآيات من القرآن - وقت إقامة الدليل بها على المسألة - قوة عجيبة. وإذا رآه المقرء تحيز فيه. ولفرط إمامته في التفسير، وعظم اطلاعه. يبين خطأ كثير من أقوال المفسرين. ويُوهي أقوالاً عديدة. وينصر قولاً واحداً، موافقاً لما دل عليه القرآن والحديث. ويكتب في اليوم والليلة من التفسير، أو من الفقه، أو من الأصلين، أو من الرد على الفلاسفة والأوائلَ: نحواً من أربعة كراريس أو أزيد.

قلت: وقد كتب " الحموية " في قعدة واحدة. وهي أزيد من ذلك. و كتب في بعض الأحيان في اليوم ما يبيض منه مجلد.

وكان رحمه الله فريد دهره في فهم القرآن. ومعرفة حقائق الإيمان. وله يد طولى في الكلام على المعارف والأحوال. والتمييز بين صحيح ذلك وسقيمه. ومعوجه وقويمه (طبقات الحنابلہ، ج ۱، ص ۳۳۹)

کمال الدّین ابن زملکانی

امام ابن زملکانی باوجود اختلاف رائے حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے زمانے کا مجتہد تسلیم کرتے۔

و کتب الشیخ کمال الدّین ابن الزملکانی تحت اسم »ابن تیمیّة« : کان إذا سئل عن فنّ من العلم ظنّ الرائی والسّامع أنه لا یعرف غیر ذلك الفنّ، وحکم أن أحدا لا یعرفه مثله. وکان الفقهاء من سائر الطّوائف إذا جالسوه استفادوا فیمذاهبهم منه أشیاء، ولا یعرف أنه ناظر أحدا فانقطع معه، ولا تکلم فی علم من العلوم سواء کان من علوم الشّرع أو غیرها إلّا فاق فیه أهله، واجتمعت فیه شروط الاجتهاد علی وجهها

(طبقات الحنابلہ، ج ا ص ۲۳۹، شذرات الذہب، ج ۸ ص ۱۴۴)

امام ابن سیّد الناس رحمۃ اللہ علیہ

امام برہان الدین ابن مفلح متوفی ۸۸۴ھ امام ابن تیمیہ کے متعلق ابن سید الناس کا قول نقل کرتے ہیں کہ قریب تھا کہ امام ابن تیمیہ سنن و اثار کی تمام کتب کو حفظ کر لیتے، تفسیر فقہ حدیث کے امام تھے ان کی مثل کسی آنکھ نے نہ دیکھا بلکہ خود امام ابن تیمیہ نے بھی اپنے جیسا ذکی وفطین اور اپنے مثل کسی کو نہ دیکھا ہوگا۔

الحافظ ابن سیّد الناس فی جواب سؤالات الدّمیاطی فی حقّ ابن تیمیّة: ألفیته ممن أدرك من العلوم حظا. وکاد یستوعب السّنن والآثار حفظا. إن تکلّم فی التفسیر، فهو حامل رایته، وإن أفتی فی الفقه فهو مدرك غایته، أو ذاکر بالحدیث فهو صاحب علمه، وذو روایته، أو حاضر بالنّحل والملل لم یر أوسع من نحلته، ولا أرفع من درایته. برز فی کل فنّ علی أبناء جنسه، ولم تر عین من رآه مثله، ولا رأت عینه مثل نفسه.

(المقصد الأرشد فی ذکر أصحاب الامام أحمد، ج ا ص ۱۳۵)

شیخ الاسلام تقی الدّین ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ گویا سارے علوم اس کی نظروں کے سامنے ہے اور اپنی مرضی سے جس علم کو چاہتا ہے وہاں سے لے لیتا ہے۔

وقال الشیخ تقی الدّین بن دقیق العید، وقد سئل عن ابن تیمیة بعد اجتماعه به،: کیف رأیته؟ فقال: رأیت رجلا سائر العلوم بین عینیه، یأخذ ما شاء منها ویترك ما شاء، فقیل له: فلم لا تتناظرا؟ قال: لأنه یحب الکلام وأحبّ السّکوت

(شذرات الذہب، ج ۸،ص ۱۴۴)

امام ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کو یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

الامام الفقیه، المجتهد المحدث، الحافظ المفسر، الأصولی الزاهد تقی الدین أبو العباس، شیخ الاسلام وعلم الأعلام، وشهرته تغنی عن الاطناب فعب ذکره، والاسهاب فی أمره.

(طبقات الحنابلہ،ج ا،ص ۳۳۸)

امیر المومنین فی الحدیث امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

ابن حجر عسقلانی ''الرد الوافر'' پر اپنی تقریظ میں امام ابن تیمیہ کے علم اور دین کیلئے ان کی خدمات کا شاندار الفاظ میں اقرار کرتے ہیں اور چند مسائل میں ان کے تفرد کی بنیاد پر ان کے علمی مقام و دین کیلئے ان کی قربانیوں کا انکار کرنے والوں سے سخت بیزاری کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

فتحققت سَعَة اطلَاع الإِمَام الَّذِی صنفه وتضلعه من الْعُلُوم النافعة بِمَا عظمه بَین الْعلمَاء وشرفه وشهرة إِمَامه الشَّیْخ تَقِیّ الدّین ابْن تَیْمِیة

أشهر من الشَّمْس وتلقيبه بشيخ الْإِسْلَام بَاقٍ إِلَى الْآن على الْأَلْسِنَة الزكية وَيسْتَمر غَدا لما كَانَ بالْأَمْس وَلَا يُنكر ذَلِك إِلَّا من جهل مِقْدَاره وتجنب الْإِنْصَاف...

فَهُوَ بشر يُخطئ ويصيب فَالَّذِي اصاب فِيهِ وَهُوَ الْأَكْثَر يُسْتَفَاد مِنْهُ ويترحم عَلَيْهِ بِسَبَبِهِ وَالَّذِي أَخطأ فِيهِ لَا يُقَلّد فِيهِ بل هُوَ مَعْذُور لِأَن عُلَمَاء الشَّرِيعَة شهدُوا لَهُ بِأَن ادوات الِاجْتِهَاد اجْتمعت فِيهِ حَتَّى كَانَ أَشد المتعصبين عَلَيْهِ العاملين فِي إِيصَال الشَّرّ إِلَيْهِ وَهُوَ الشَّيْخ كَمَال الدّين الزملكاني شهد لَهُ بذلك وَكَذَلِكَ الشَّيْخ صدر الدّين بن الْوَكِيل الَّذِي لم يثبت لمناظرته غَيره وَمن أعجب الْعجب ان هَذَا الرجل كَانَ من أعظم النَّاس قيَاما على أهل الْبدع من الروافض والحلولية والاتحادية وتصانيفه فِي ذَلِك كَثِيرَة شهيرة وفتاويه فيهم لَا تدخل تَحت الْحصْر

(الردّالوافرص ۲۴۶)

نوٹ: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے رد میں ایک صاحب نے کتاب لکھی کہ ان کو "شیخ الاسلام" کہنا کفر ہے جس کے رد میں ابن ناصر الدین دمشقی رحمہ اللہ نے یہ کتاب

"الرد الوافر على من زعم بأن من سمى ابن تيميه شيخ الاسلام كافر"

جس میں ۸۰ سے بھی زاید علما کے حوالے پیش کئے جو ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو "شیخ الاسلام" کہتے ہیں۔ (الحمدللہ بندے نے اللہ کے فضل سے اس پر مزید بھی کئی اکابر کا اضافہ کیا ہے) اس کتاب پر امیر المومنین فی الحدیث حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ ہے۔آل بدعت بریلویہ کو اگر پوری کتاب پڑھنے کی توفیق نہیں تو کم از کم ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ ہی پڑھ لیں آنکھیں کھل جائیں گی۔البتہ ہم صرف ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اتنا جملہ مبتدعین کے دل جلانے کیلئے نقل کردیتے ہیں کہ:

ابن تیمیہ کیلئے شیخ الاسلام کا لقب ان کے زمانے سے لیکر آج تک صلحا کی زبانوں پر باقی وموجود ہے اوران شاللہ مستقبل میں بھی یہ لقب ان کیلئے ایسے ہی قائم ودائم رہے گا جیسا کہ ماضی میں تھا۔

بندہ کہتا ہے کہ اللہ پاک ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو قبر کو نور سے بھر دے انہوں نے جو پیشگوئی کی الحمدللہ وہ آج کے دن تک حرف بحرف صادق ہے اور بندہ اس پر اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کیلئے یہ لقب جس طرح ماضی میں رہا ان شاللہ قیامت تک ان کو اس لقب سے ملقب کیا جاتا رہے گا۔

اپنی تاریخ میں ان کے علمی مقام کو یوں بیان کرتے ہیں:

وقرأت بِخَط الْحَافِظ صَلَاح الدّين العلائى فِي ثَبت شيخ شُيُوخنَا الْحَافِظ بهاء الدّين عبد الله بن مُحَمَّد بن خَلِيل مَا نَصه وَسمع بهاء الدّين الْمَذْكُور على الشَّيْخَيْنِ شَيخنَا وَسَيِّدنَا وإمامنا فِيمَا بَيْننَا وَبَين الله تَعَالَى شيخ التَّحْقِيق السالك بِمن اتبعهُ أحسن طَرِيق ذِي الْفَضَائِل المتكاثرة والحجج الْقَاهِرَة الَّتِي أقرَّت الْأُمَم كَافَّة أَن هممها عَن حصرها قَاصِرَة وَمَتعنَا الله بِعُلُومِهِ الفاخرة ونفعنا بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَهُوَ الشَّيْخ الإِمَام الْعَالم الربانى والحبر الْبَحْر القطب النورانى إِمَام الْأَئِمَّة بركَة الْأمة عَلامَة الْعلمَاء وَارِث الْأَنْبِيَاء آخر الْمُجْتَهدين أوحد عُلَمَاء الدّين شيخ الْإِسْلَام حجَّة الْأَعْلَام قدوة الْأَنَام برهَان المتعلمين قامع المبتدعين سيف المناظرين بَحر الْعُلُوم كنز المستفيدين ترجمان الْقُرْآن أعجوبة الزَّمَان فريد الْعَصْر والأوان تَقِيّ الدّين إِمَام الْمُسلمين حجَّة الله على الْعَالمين اللَّاحِق بالصالحين والمشبه بالماضين مفتي الْفرق نَاصِر الْحق عَلامَة الْهدى عُمْدَة الْحفاظ فَارس الْمعَانِي والألفاظ ركن الشَّرِيعَة ذُو الْفُنُون البديعة أَبُو الْعَبَّاس ابْن تَيْمِية

(الدرر الکامنۃ، ج ۱، ص ۱۸۶، ۱۸۷)

محدّث امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام صاحب کے سخت ناقدین میں سے ہیں انہوں نے اور ان کے

والد دونوں نے ان کے ردّ میں کتب بھی لکھی ہیں لیکن جب ان کے استاد امام ذہبی نے ان کو خط لکھا کہ آپ نے میرے استاد ابن تیمیہ کی شان میں بے ادبی کی ہے تو علامہ سبکی نے باوجود سخت اختلاف ان شاندار الفاظ کے ساتھ شیخ الاسلام صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا:

أما قول سَيِّدى فِي الشَّيْخ تَقِيّ الدّين فالمملوك يتَحَقَّق كَبِير قدره وزخارة بحره وتوسعه فِي الْعُلُوم النقلية والعقلية وفرط ذكائه واجتهاده وبلوغه فِي كل من ذَلِك الْمبلغ الَّذِي يتَجَاوَز الْوَصْف والمملوك يَقُول ذَلِك دَائِما وَقدره فِي نفسير أكبر من ذَلِك وَأجل مَعَ مَا جمعه الله لَهُ من الزهادة والورع والديانة ونصرة الْحق وَالْقِيَام فِيهِ لَا لغَرَض سواهُ وحرية على سنَن السّلف وَأَخذه من ذَلِك بالمأخذ الأوفى وغرابة مثله فِي هَذَا الزَّمَان بل فِيمَا مضى من أزمان

(الدرر الکامنۃ، ج ۱ ص ۱۸۶، ۱۸۷)

جو لوگ آج ابن تیمیہ پر گمراہی کا فتوی لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے امام کی تعریف کی ان کو ان کے عقائد کا علم نہ تھا تو کیا معاذ اللہ امام سخاوی کو بھی علم نہ تھا؟

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ابْن تَيْمِية الشَّيْخ الإِمَام الْعَلامَة الْحَافِظ النَّاقِد الْفَقِيه الْمُجْتَهد الْمُفَسّر البارع شيخ الْإِسْلَام علم الزهاد نادرة الْعَصْر تَقِيّ الدّين أَبُو الْعَبَّاس أَحْمد بن الْمُفْتِي شهَاب الدّين عبد الْحَلِيم ابْن الإِمَام الْمُجْتَهد شيخ الْإِسْلَام مجد الدّين عبد السَّلَام بن عبد الله بن أبي الْقَاسِم الْحَرَّانِي أحد الْأَعْلَام

(طبقات الحفاظ، ص ۵۲۰)

امام برہان الدّین ابن مفلح المتوفی: 884ھ

الإِمَام الْفَقِيه الْمُجْتَهد الْحَافِظ الْمُفَسّر الزَّاهِد أَبُو الْعَبَّاس الْحَافِظ

الْمُفَسّر الزَّاهِد أَبُو الْعَبَّاس تقی الدّین شیخ الْإِسْلَام وَعلم الْأَعْلَام
(المقصد الارشد، ج ا ص ۱۳۴)

امام الجرح والتعدیل امام مزّی رحمۃ اللہ علیہ

اسلام کی چارسو سال تک اس جیسی عبقری شخصیت نہیں دیکھی گئی۔
لم یُر مثله منذ أربعمائة سنة. (طبقات الحنابلہ، ج ا ص ۳۴۰)

امام ملّا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے جب امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ پر تجسیم وغیرہ کا الزام لگا کر ان کا سخت رد کیا تو ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس پر سخت ناراض ہوئے اور ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ کی اس رائے کو سخت الفاظ میں رد کرتے ہوئے امام ابن تیمیہ و ابن قیم جوزیہ کو اکابر اہل سنت میں سے شمار کیا:

قلت صانهما الله عن هذه الصمة القبيحة والسمة الفضيحة و من طالع شرح منازل السائرين تبين له انهما من اكابر اهل السنة والجماعة
(رسائل ملّا علی قاری ج ۳ ص ۹۰)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ پر اسلاف کی طرف سے لکھی جانے والی چند کتب

بندے نے یہاں مختصراً چند اکابر کے حوالہ جات نقل کئے ہیں جنہیں ہر خاص و عام جانتا ہے مزید کیلئے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کریں:

(۱) العقود الدرية فی مناقب شيخ الاسلام ابن تيميه۔
یہ ان کے شاگرد ابن الهادی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی بہترین سوانح ہے۔

(۲) ترجمة شيخ الاسلام بن تيميه رحمۃ اللہ علیہ
امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک مختصر کتاب ہے جس میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و کمالات کو

جمع کیا گیا ہے۔

(۳) الاعلام العلیة فی مناقب شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ
محدث، فقیہ حافظ ابو حفص عمر بن علی بزار کی کتاب ہے نام سے مقصد واضح ہے۔

(۴) الردّ الوافر علی من زعم بان من سمی ابن تیمیہ شیخ الاسلام کافر

ابن ناصر الدمشقی کی بہترین کتاب ہے شیخ ابو حفص حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب لکھی تھی کہ معاذ اللہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقائد کفریہ تھے جو ان کو ''شیخ الاسلام'' کہے وہ کافر ہے۔ یہ کتاب اس کتاب کے جواب اور ردّ میں ہے جس میں بیسیوں اسلاف و اکابر کے حوالے دئے گئے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو ''شیخ الاسلام'' کہتے ہیں ان کے مناقب وفضائل کا کھلے دل سے اقرار کرتے ہیں۔ کتاب پر حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریظ بھی ہے۔

بریلوی اکابر اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

بریلوی فقیہ الہند شریف الحق امجدی شیخ ابو الحسن زید فاروقی صاحب کے بارے میں لکھتا ہے:

''اب آئے غیر جانبدارانہ شہادتیں نجدیوں کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں مولانا ابو الحسن زید صاحب فاروقی دہلوی مقامات خیر میں لکھتے ہیں''۔ (تحقیقات، ص ۱۶۴)

خلیل رانا سعیدی نامی ایک بریلوی لکھتا ہے:

''حضرت شاہ ابو الحسن زید فاروقی دہلوی ۔۔۔ان کی شخصیت میں جانبداری شمہ بھر بھی نہ تھی اور ان کی کتب کا جنہوں نے مطالعہ کیا ہے وہ بالضرور اس بات کی تائید کریں گے کہ ان کی تحریروں میں غیر جانبداری اور تحقیق و انصاف جیسے اصولوں کی پیروی جگہ جگہ ملے گی۔ اس لئے آپ پر کسی طرف جھکاؤ کا الزام نہیں دیا جاسکتا''۔ (معارف رضا، ص ۱۵۷ سالنامہ ۲۰۱۶)

یہی غیر جانبدار موصوف (یاد رہے کہ رضا خانی رسالہ رضائے مصطفی میں ابو الحسن زید فاروقی کو شیخ

الاسلام لکھا گیا ہے) لکھتے ہیں : نے شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف اور ان کے ردّ میں پوری ایک کتاب لکھی ہے اس میں علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ پر خوب رد و قدح کرنے کے بعد بالآخر یہ لکھتے ہیں :

''علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب فضل و کمال تھے علامہ ابن تیمیہ کے شذوذات اور تفردات سے متنفر تھے ۔انہوں نے رسالہ ''الرد الوافر'' کی تقریظ لکھی اس میں علامہ ابن تیمیہ کے متعلق جو رائے قائم کی ہے نہایت درست اور انصاف پر مبنی ہے تحریر فرماتے ہیں :

مع ذالك فهو بشر يخطئ و يصيب فالذى اصاب فيه وهو الا كثر يستفاد عنه و يترحم عليه بسببه والذى اخطا فيه لا يقلد فيه بل هو معذور

(ان تمام فضائل اور علم و کمالات کے ہوتے ہوئے ابن تیمیہ ایک بشر ہیں جو خطا بھی کرتا ہے اور صواب پر بھی رہتا ہے جن مسائل میں وہ صواب پر رہے ہیں وہ زیادہ ہیں ان سے استفادہ کیا جائے اور ان کی وجہ سے ابن تیمیہ کے واسطے رحمت کی دعا کی جائے (رحمۃ اللہ علیہ) اور جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی ہے، ان مسائل میں ان کی پیروی نہ کی جائے وہ ان مسائل میں معذور ہیں ۔علامہ ابن حجر عسقلانی کی اس رزین و متین رائے کا میں قدردان ہوں کسی نے خوب کہا ہے انما يعرف الفضل ذووه دانش و بینش کی قدر خداوندان دانش و بینش ہی کرتے ہیں'' ۔

(علامہ ابن تیمیہ اور ان کے ہم عصر علما ص ۱۲۳، ۱۲۴ شاہ ابوالخیر اکیڈمی دہلی)

رضا خانی شیخ التفسیر والحدیث مفتی غلام سرور قادری لکھتا ہے :

''ان آئمہ اہل سنت میں سے امام حافظ ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد امام ابن قیم جوزیہ رحمہما اللہ بھی ہیں جنہیں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے اس امت کے اولیا میں سے ایک شمار کیا ہے (مرقاۃ المفاتیح ، ج ۴، ص ۴۲۸) اگرچہ ان دونوں بزرگوں سے مسئلہ زیارت ، مسئلہ توسل میں خطا ہوئی (غفر ہما اللہ)

(فتاوی نظامیہ، ص ۱۵۹)

تعصب کی انتہا دیکھیں کہ ناشرین نے اس مقام کو سفید سٹیکر لگا کر چھپا دیا تھا لیکن حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے ۔ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''امام حافظ ابن قیم جوزیہ کو اور اسی طرح شیخ الاسلام امام حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کو وہابیہ کا مرشد کہنا درست نہیں ہے کیونکہ وہ اہل سنت اور اس امت کے اولیا اللہ میں سے ہیں اگرچہ توسل و زیارت روضہ اقدس کے مسئلہ میں ان سے خطا ہوئی لیکن یہ دونوں مسئلے اصول وعقائد میں سے نہیں بلکہ فقہی احکام میں سے ہیں فقہا کا فقہی مسائل میں باہم اختلاف سے کوئی اہلسنت سے خارج نہیں ہوتا''۔(فتاوی نظامیہ ص ۵۰۴،۵۰۵)

پیر نصیر الدین گولڑوی لکھتا ہے:

''شیخ ابن تیمیہؒ جیسا علامہ دہر شیخ کے بعض بیان کردہ اسرار کو نہ پاسکا جس کے نتیجے میں شیخ پر فتوی داغ دیا شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ۔۔۔

(راہ ورسم منزلہا ص ١١٠)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

''غالبا اسی قسم کے بے اصل لٹریچر نے ہمارے ہاں ابن تیمیہؒ کی شخصیت کو کافی متنازعہ بنادیا اور عام طور پر مشہور ہوگیا کہ وہ اتنے متشدد تھے کہ انہوں نے انبیا علیہم السلام تک کو بھی نہ چھوڑا وغیرہ وغیرہ ۔مگر جب ان کی کتاب ''الصارم المسلول علی شاتم الرسول'' نظر سے گزری تو بڑی حد تک ان کے بارے میں شکوک وشبہات رفع ہو گئے ۔اس کتاب میں موصوف نے گستاخان رسول کو واجب القتل قرار دیا ہے ۔۔راقم الحروف کے خیال کے مطابق جس شخص کے دل میں رسالت مآب ﷺ کی اتنی اہمیت اور احترام ہو، اگر وہ بعض فروعی مسائل میں قدرے تشدد سے بھی کام لے جائے تو اس سے درگزر کرنا چاہئے ۔۔۔میری دانست میں من حیث المجموع شیخ ابن تیمیہؒ کی بعض دینی خدمات لائق تحسین ہیں اور ان کا انکار سراسر ناانصافی ہے ۔شاید یہی وجہ ہے کہ مجدد ملت حضرت اعلی گولڑویؒ کی بعض تحریروں میں شیخ ابن تیمیہؒ کی دینی خدمات کا اعتراف پایا جاتا ہے''۔(راہ ورسم منزلہا ص ١٨١،١٨٢)

العقود الدرية

من مناقب شيخ الإسلام ابن تيمية

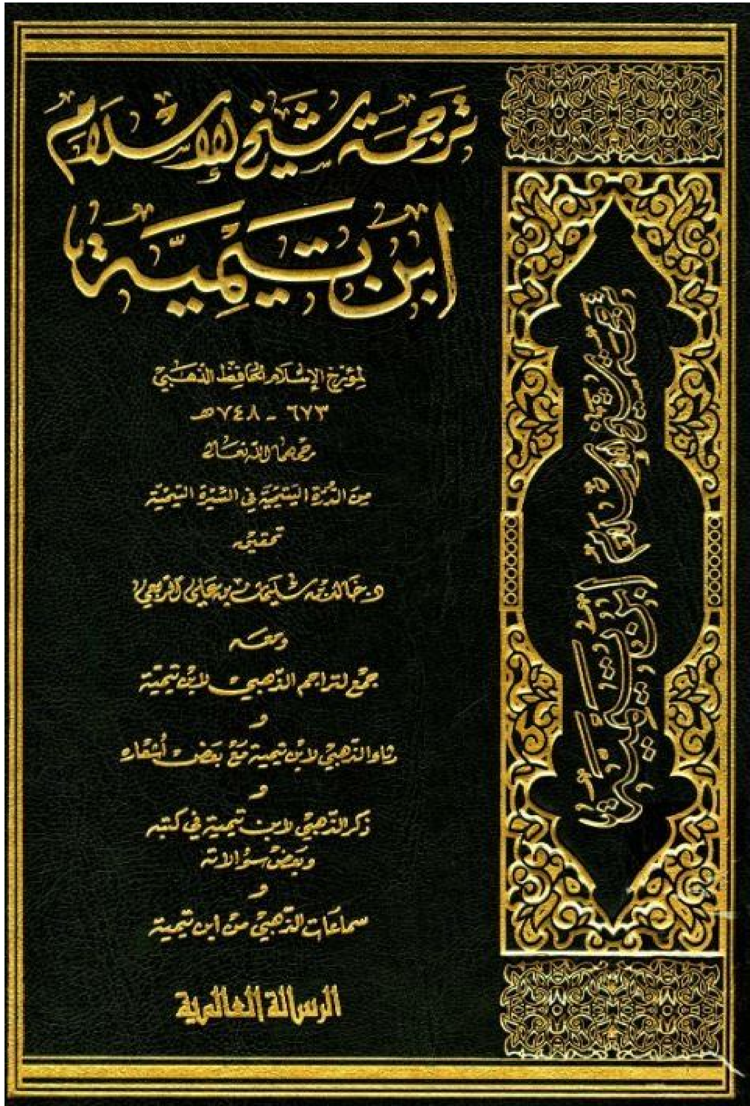
تأليف
أبي عبد الله محمد بن أحمد بن عبد الهادي
الدمشقي الصالحي
٧٠٥-٧٤٤هـ

دراسة وتحقيق

أبي مصعب
طلعت بن فؤاد الحلواني

يطبع لأول مرة محققاً تحقيقاً علمياً
على نسختين خطيتين

الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر


ترجمة شيخ الإسلام
ابن تيمية
لمؤرخ الإسلام الحافظ الذهبي
٦٧٣ - ٧٤٨ هـ
رحمهما الله تعالى
من الدرة اليتيمية في السيرة التيمية
تحقيق
د. خالد بن سليمان بن علي الربعي
ومعه
جمع لتراجم الذهبي لابن تيمية
و
رثاء الذهبي لابن تيمية مع بعض أشعاره
و
ذكر الذهبي لابن تيمية في كتبه
وبعض سؤالاته
و
سماعات الذهبي من ابن تيمية
الرسالة العالمية

الأعلام العلية

في مناقب شيخ الإسلام ابن تيمية

تأليف

الحافظ أبي حفص عمر بن عليّ البزّار

المتوفى سنة ٧٤٩ هـ

ويليه ذيل في

اسماء أصحاب الشيخ وأعوانه ومحبّيه

وأعدائه والمعترضين عليه

حقّقه

الدّكتور صلاح الدّين المنجد

دار الكتاب الجديد

بيروت • لبنان

الرد الوافر

على من زعم : بأن من سمّى ابن تيمية «شيخ الإسلام» كافر

تأليف

ابن ناصر الدين الدمشقي

الحافظ محمد بن أبي بكر ابن ناصر الدين الدمشقي الشافعي

المتوفى ٨٤٢

حققه

زهير الشاويش

المكتب الإسلامي